REGD. No. L 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "

یوم چہار شنبہ
خطبہ نمبر ۲۵
فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

الفضل ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ ⁂ ۲۸ احسان ۱۳۴۰ ہش ⁂ ۲۸ جون ۱۹۶۱ء ⁂ نمبر ۱۴۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

نخلہ ۲۶ جون بوقت ۱/۲ ۱۰ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی رات نیند آ گئی۔ اِس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

شمالی نائیجیریا کے وزیر اعظم کی طرف سے اسلامی ملکوں کے سربراہوں کا اجلاس بلانے کی تجویز

اسلامی ملکوں کی دولت مشترکہ قائم کرنے کے مسئلہ پر صدر ایوب سے تبادلۂ خیالات

مری ۲۷ جون۔ شمالی نائیجیریا کے وزیر اعظم الحاج سر احمد و بیلو نے کل مری پہنچکر صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں سے دو بار ملاقات کی۔ ان ملاقاتوں میں اسلامی ملکوں کی دولت مشترکہ قائم کرنے کی تجویز خاص طور پر زیر بحث آئی۔ اس سے پہلے سر احمد و بیلو نے کراچی سے راولپنڈی پہنچکر کہا تھا کہ اسلامی ملکوں کی دولت مشترکہ قائم کرنے سے قبل تمام اسلامی ملکوں کے سربراہوں کا اجلاس بلانا مناسب رہے گا۔

سر احمد و بیلو نے چکلالہ کے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے اس امر پر اظہار افسوس کیا تھا کہ اس وقت مختلف علاقوں میں رہنے والے مسلمان دوسرے ملکوں میں اپنے بھائیوں کو مساوی حیثیت نہیں دیتے۔ آپ نے کہا کہ عرب مسلمان اپنے آپ کو گوری نسل اور افریقی مسلمانوں کو کالی نسل خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ دوسرے علاقوں میں رہنے والے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے افریقی بھائیوں کو اپنے سے کم درجہ نہ دیں۔

سر احمد و بیلو نے کہا اسلام ہر مسلمان کو مساوی درجہ عطا کرتا ہے اگر مسلمان اخوت و مساوات کے اسلامی جذبہ سے سرشار ہو جائیں تو عالم اسلام کا ایک مضبوط و متحد بلاک قائم کرنے میں مدد ملے گی۔

صدر انڈونیشیا سے مبلغ سکنڈے نیویا کی ملاقات

ڈینش ترجمۂ قرآن مجید کی پیشکش۔ صدر کی طرف سے شکریہ کا اظہار

صدر نے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کو سراہا

کوپن ہیگن (بذریعہ تار) مبلغ سکنڈے نیویا مکرم سید کمال یوسف صاحب کوپن ہیگن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ پچھلے دنوں انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوئیکارنو کی ڈنمارک میں تشریف آوری کے موقعہ پر انہوں نے صدر موصوف سے سرکاری طور پر دو دفعہ ملاقات کی۔ اور قرآن مجید کا ڈینش ترجمہ ان کی خدمت میں پیش کیا۔ نیز تبلیغ اسلام کے ضمن میں جماعت احمدیہ کی مساعی پر روشنی ڈالی۔ صدر موصوف نے اس پیشکش پر شکریہ کا اظہار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کو سراہا۔

ڈنمارک کے اخبارات نے صدر انڈونیشیا کے ساتھ مبلغ اسلام کی ملاقات اور ڈینش ترجمۂ قرآن مجید کی پیشکش کو بہت اہمیت دی۔ چنانچہ اخبارات میں فوٹوز کے ساتھ خبریں شائع ہوئیں۔

مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب بخیریت نیروبی پہنچ گئے

نیروبی (بذریعہ تار) مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مبلغ یوگنڈا مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب ربوہ سے بخیریت نیروبی پہنچ گئے ہیں۔ ۲۱ جون کی شام کو آپ نے جماعت احمدیہ نیروبی سے خطاب کیا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام کی پہلے سے بھی بڑھ کر خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۱۹۷۰ء تک امریکہ کی اوّلیت ختم ہو جائیگی

روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف کا اعلان

ماسکو ۲۷ جون۔ روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے گزشتہ اتوار کو ایک تقریر کرتے ہوئے کہا اب روس دنیا کے ممالک میں دوسرے نمبر پر ہے۔ یقیناً ۱۹۷۰ء تک وہ امریکہ کو اول پوزیشن سے گرا کر خود اس پوزیشن پر قابض ہو جائیگا۔ انہوں نے کہا امریکہ صرف اپنی سابقہ شہرت کے سہارے چل رہا ہے۔ روس صرف ۴۴ سال سے قائم ہے۔ اس کے باوجود ہم دنیا کے ممالک میں دوسری پوزیشن حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ ہم انگلستان کو دنیا کے سمندروں پر جس کا قبضہ تھا۔ اور افریقہ و ایشیا جس ۴۴ کے زیر نگین تھے، پیچھے چھوڑ کر آگے نکل چکے ہیں۔ فرانس بھی ہمت ہار کر پیچھے ہٹ چکا ہے اب امریکہ ہمارا مد مقابل ہے۔ اور وہ بھی ایسے دوڑنے والے کی طرح ہے جو تھکان کی وجہ سے دم چھوڑ چکا ہو

تحریک دُعا

(از مکرم جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور)

"پچھلے دنوں میری صحت بہت کمزور ہو گئی تھی لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پھر چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا ہوں۔ اور چند قدم بغیر سہارے کے چل سکتا ہوں الحمد للہ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد۔ درویشان قادیان، بزرگان و برادران تمام افراد جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے صحت والی اور کام کرنے والی خادم دین زندگی عطا فرمائے اور محض اپنے خاص رحم و کرم سے انجام بخیر فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

خاکسار:۔ غلام زادہ حضرت مسیح موعود اسد اللہ خاں

بشیر احمد کارکن نظارت علیا کا نکاح

عزیز بشیر احمد ولد لقا محمد مرحوم جو دفتر نظارت علیا میں کارکن ہے اور قریباً ۱۷، ۱۸ سال سے بڑی وفاداری کے ساتھ ہمارے گھر میں رہتا ہے۔ کل بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں محترم سید ولی اللہ شاہ نے اس کے نکاح کا نصرت بیگم بنت حکیم فضل غفور صاحب سکنہ آنبہ کالیا ضلع شیخوپورہ کے ساتھ پانچ سو روپے مہر پر اعلان فرمایا۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس نکاح کو فریقین کے لئے موجب برکت کرے اور ان دونوں کو راحت و برکت کی زندگی عطا فرمائے آمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ۲۶/۶

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل: دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

استعینوا بالصبر والصلوٰۃ (البقرۃ آیت ۴۶)

صبر کا جوہر دکھاؤ اور نمازوں اور دعاؤں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرو

یہی وہ طریق ہے جس سے مومن مشکلات و مصائب سے نجات پا سکتا ہے

تہجد اور نوافل پڑھنے کی عادت ڈالو تا کہ قرب الٰہی کی راہیں تم پر کھل جائیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۱ جولائی سنہ ۵۲ء بمقام ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے صیغۂ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں نے گزشتہ ایام میں جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ ان دنوں

ہم جن حالات میں سے گزر رہے ہیں

ان کا علاج قرآن کریم نے یہی بیان فرمایا ہے کہ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ یعنی ایک طرف تو تم صبر کا جوہر دکھاؤ، مصائب برداشت کرو، تکالیف اٹھاؤ اور دوسری طرف تم اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرو، نمازیں زیادہ پڑھو اور عبادت کرو کیونکہ جب بنی نوع انسان کسی کو دھتکار دیتے ہیں تو لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک کے مطابق اس کی پناہ کی جگہ صرف خدا تعالیٰ ہی ہوتا ہے پس تم اس مصیبت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی طرف جھکو۔ جتنے لوگ تم پر خفا ہوتے ہیں۔ درحقیقت اتنی ہی دنیا یہ فیصلہ کرتی ہے کہ تم ہمارے غلام ہو اگر تمہیں کسی کی احتیاج نہیں۔ اگر تمہیں کسی سے ناواجب محبت نہیں۔ اگر تمہیں کسی کا ناواجب ڈر نہیں تو لوگ تمہارے خلاف شور کیوں کرتے ہیں آخر جب ایک شخص شور کرتا ہے تو کسی چیز سے ڈرانے کے لئے کرتا ہے اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ تم اس کی احتیاج نہیں رکھتے تو وہ ڈراتا کس چیز سے ہے اگر تم کسی کو دھتکارتے ہو تو اسی لئے کہ تم سمجھتے ہو کہ وہ تم سے ڈرتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ تم اسے سزا دے سکتے ہو اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ تمہیں اتنا طاقت ور نہیں سمجھتا کہ تم اسے سزا دے سکو وہ اپنے آپ کو تم سے زیادہ قوی۔ دلیر اور بہادر سمجھتا ہے تو تمہیں ڈرانے کی جرأت نہیں ہو سکتی ڈرانے والا کسی کو صرف اسی لئے ڈراتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ دوسرا شخص اس سے ڈرتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تمہیں کوئی شخص یا جماعت ڈرائے تو تم نمازیں شروع کر دو۔ اگر ایک شخص دوسرے شخص کے ڈرانے کے نتیجہ میں نماز شروع کرتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔

میں بندۂ خدا ہوں

اور جب میں بندۂ خدا ہوں تو مجھے کسی کا کیا ڈر۔ پس جب تمہیں کوئی شخص ڈراتا ہے یا وہ تم پر حملہ کرتا ہے تو تم خدا تعالیٰ کے سامنے جھک جاؤ۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ ایک بچہ جو نادان ہوتا ہے جس کی عقل کم ہوتی ہے اسے بھی کوئی شخص مارنے لگتا ہے تو وہ ماں کے پاس چلا جاتا ہے چاہے اس کی ماں کتنی ہی کمزور ہو وہ خیال کرتا ہے کہ وہ اپنی ماں کے پاس جا کر محفوظ ہو گیا ہے۔ مومن کو کیا خدا تعالیٰ پر اتنا یقین بھی نہیں ہونا چاہیئے جتنا ایک بیوقوف اور کم عقل بچہ کو اپنی کمزور ماں پر ہوتا ہے جب اس پر کوئی حملہ کرنے لگتا ہے تو وہ اپنی ماں کے پاس آ جاتا ہے۔

مومن کو بھی چاہیئے

کہ جب وہ مشکل حالات میں سے گزرے تو وہ خدا تعالیٰ کے پاس آئے اور اسی سے مدد مانگے اگر اسے خدا تعالیٰ سے ماں جتنی محبت بھی ہے تو وہ اسکے پاس دوڑا آئے گا۔ آخر عبادت کیا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سچی عبادت یہ ہے کہ تمہیں یقین ہو کہ تم خدا تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو یا کم از کم تمہیں یہ یقین ہو کہ خدا تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے اگر یہ یقین ہو جائے کہ خدا تعالیٰ تمہیں دیکھتا ہے تو یہ ادنیٰ عبادت ہے اعلیٰ عبادت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ تمہیں نظر آ رہا ہو۔ کیونکہ عبادت قرب اور دوستی کا نام ہے اگر تم خدا تعالیٰ کو ماں کے برابر بھی سمجھتے ہو اگر تمہیں یقین ہے کہ خدا تعالیٰ ایک زندہ وجود ہے تو سیدھی بات ہے کہ تم اسی کے پاس بھاگ کر جاؤ گے۔ عبادت اس بات کی شہادت ہوتی ہے کہ عبادت کرنے والے کے اندر ایمان پایا جاتا ہے عبادت اس بات کی شہادت ہوتی ہے کہ اسے کسی کی پرواہ نہیں۔ میں نے گزشتہ جمعہ میں یہ تحریک کی تھی کہ تم ربوہ سے یہ سکیم شروع کرو کہ پانچ نمازوں کے علاوہ لوگ تہجد بھی ادا کیا کریں اگر کوئی شخص صرف پانچ نمازیں ہی ادا کرتا ہے جو فرض ہیں تو یہ کوئی بڑی بات نہیں کیونکہ اگر وہ انہیں ادا نہیں کرتا تو وہ مسلمان کیسے رہ سکتا ہے وہ تو نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

ایک دفعہ ایک شخص آیا

اور اس نے آپ کو قسم دے کر کہا کہ آیا خدا تعالیٰ نے آپکو روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا ہے تو آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے پھر آپکو قسم دیکر کہا کیا خدا تعالیٰ نے آپکو تیس روزوں کا حکم دیا ہے آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے پھر آپکو قسم دیکر کہا کیا خدا تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ تم اپنے مالوں میں سے زکوٰۃ نکالا کرو تو آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے پھر کہا۔ کیا خدا تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ اگر طاقت ہو تو تم حج کرو آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ اس شخص نے کہا پھر میں بھی خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جتنی نمازیں فرض ہیں میں انہیں پورا کروں گا۔ جتنے روزے فرض ہیں میں رکھوں گا زکوٰۃ دوں گا اور اگر طاقت ہوئی تو حج کروں گا خدا کی قسم میں نہ اس سے زیادہ کروں گا اور نہ کم آپ نے فرمایا اگر اس شخص نے اپنا عہد پورا کیا تو جنت میں چلا جائے گا مگر یہ ایک ادنیٰ عہد ہے اور مومن صرف ادنیٰ عہد نہیں کرتا اسے یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے زیادہ قریب جائے اور قریب جانے کے لئے نوافل ادا کرنے ضروری ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نوافل کے ذریعہ تم خدا تعالیٰ کے اتنے قریب ہو جاؤ گے کہ خدا تعالیٰ تمہاری آنکھیں بن جائیگا جن سے تم دیکھتے ہو خدا تعالیٰ تمہارے کان بن جائے گا جن سے تم سنتے ہو خدا تعالیٰ تمہارے ہاتھ بن جائے گا جن سے تم پکڑتے ہو خدا تعالیٰ تمہارے پاؤں بن جائے گا جن سے تم چلتے ہو پس قرب کی راہیں نوافل سے کھلتی ہیں وہ شخص جس کی میں نے مثال دی ہے وہ بدوی تھا اس لئے حضرت ابوبکرؓ نے ایسا نہیں کہا یہ صحیح بات ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بدوی جنت میں داخل ہو جائیگا اگر اس نے اپنے عہد کو پورا کیا لیکن خدا تعالیٰ کا مقرب وہی ہوگا جو نوافل ادا کرتا ہے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے یہ کبھی نہیں کہا کہ ہم صرف اتنا ہی کام کریں گے بلکہ حدیثوں سے پتہ لگتا ہے کہ وہ ہمیشہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر یہ عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ کوئی اور کام بتائیں۔

یا رسول اللہ کوئی اور کام بتائیں۔ بہرحال میں نے گزشتہ جمعہ یہ تحریک کی تھی کہ ربوہ والے دوسروں کے لئے نمونہ بنیں اور محلوں میں تحریک کی جائے کہ لوگ نماز تہجد ادا کیا کریں۔ اور جو دوست اس بات کا عہد کرلیں۔ کہ وہ نماز تہجد ادا کیا کریں گے۔ ان کے نام لکھ لئے جائیں۔ مجھے جنرل پریذیڈنٹ کی طرف سے آج ایک ہفتہ کے بعد یہ رپورٹ ملی ہے۔ کہ مختلف محلوں میں تحریک کی گئی ہے۔ دارالصدر کے الف محلہ کے دو سو سے اوپر دوستوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ باقاعدہ تہجد ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور محلہ ج کے سو آدمیوں نے اس قسم کا وعدہ کیا ہے اور محلہ ب کے متعلق انہوں نے یہ لکھا ہے کہ بار بار توجہ دلانے کے باوجود صدر محلہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہ سستی بھی قوم کو خراب کرتی ہے۔ قوم کا بوجھ درحقیقت وہی لوگ اٹھا سکتے ہیں۔ جو ہر کام کو اس کے وقت پر کرتے ہیں۔ جو کام کو دوسرے وقت پر ٹلا دیتے ہیں وہ

قوم کے لئے مفید وجود

نہیں بن سکتے۔ درحقیقت اخلاق فاضلہ کے بغیر کامیابی نہیں ہو سکتی۔ ایک غیر مومن اپنے جتھوں کے پاس جاتا ہے۔ وہ اپنے طاقتور ساتھیوں کے پاس جاتا ہے۔ لیکن اگر تم مومن ہو اور تم میں ایمان ہے۔ تو تمہیں خدا تعالےٰ کے پاس جانا چاہیئے۔ جو سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ اگر تم خدا تعالےٰ کے پاس نہیں جاتے تو تمہاری تباہی میں کیا شبہ رہ جاتا ہے۔ اس کے لئے نہ کسی رویا کی ضرورت ہے نہ کسی الہام کی ضرورت ہے۔ کیونکہ تم نے دنیا کو بھی مخالف بنا لیا۔ اور خدا تعالےٰ سے بھی تعلق قائم نہ رکھا۔

ایک بزرگ کے متعلق مشہور ہے

کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ذکر الٰہی کیا کرتے تھے۔ ان کا ہمسایہ ایک امیر آدمی تھا جو بادشاہ کا درباری تھا۔ وہ ناچ گانے کیا کرتا تھا۔ اس بزرگ نے اسے کہلا بھیجا کہ یہ بات درست نہیں۔ تم ناچ گانا بند کردو۔ اس درباری نے کہا میں ناچ گانا بند نہیں کرتا اس بزرگ نے کہا اگر تم ناچ گانا بند نہیں کرو گے۔ تو ہم زور سے اسے بند کرائیں گے۔ تم ہمیں ذکر الٰہی نہیں کرنے دیتے۔ اور نہ نمازیں پڑھنے دیتے ہو۔ وہ شخص بادشاہ کا درباری تھا۔ اس نے بادشاہ کے پاس شکایت کی کہ فلاں بزرگ نے مجھے دھمکی دی ہے۔ حالانکہ

مومن کا انحصار

بندہ پر نہیں ہوتا۔ اس کا انحصار تو خدا تعالےٰ پر ہوتا ہے۔ بادشاہ نے اس کی حفاظت کے لئے فوج کا ایک دستہ مقرر کردیا۔ اب پھر اس درباری نے اپنے ہمسایہ بزرگ کو کہلا بھیجا۔ کہ اب تم میرا مقابلہ کرلو۔ بادشاہ نے میری حفاظت کے لئے فوج کا ایک دستہ مقرر کردیا ہے۔ ان کا تو یہ منشاء ہی نہ تھا۔ کہ وہ اس درباری سے زیادہ طاقت رکھتے ہیں۔ وہ شروع سے ہی یہ سمجھتے تھے کہ ان کی مدد خدا تعالےٰ نے کرنی ہے۔ اور وہ اس کے سامنے مدد کے لئے جھکیں گے۔ انہوں نے اپنے ہمسایہ کے پیغام کے جواب میں کہلا بھیجا۔ کہ ہم تمہارا مقابلہ کریں گے۔ لیکن ظاہری تیر و تفنگ اور تلواروں سے نہیں۔ بلکہ ہم تمہارا مقابلہ رات کے تیروں سے کریں گے یعنی راتوں کو اٹھ کر دعائیں کریں گے۔ اور خدا تعالےٰ ہماری مدد کرے گا۔ یہ ایمان اور یقین سے نکلا ہوا فقرہ تھا۔ جس کے اندر توکل اور یقین کی روح بھری ہوئی تھی۔ مجلس سرود لگی ہوئی تھی کہ پیغامبر نے ہمسایہ درباری کو اس بزرگ کا پیغام سنایا۔ کہ انہوں نے کہا ہے ہم تمہارا مقابلہ کریں گے۔ لیکن ظاہری توپ و تفنگ اور تلواروں سے نہیں۔ بلکہ ہم تمہارا مقابلہ

رات کے تیروں سے

کریں گے۔ یہ فقرہ اس درباری کے دل پر اس طرح لگا کہ اس کی چیخ نکل گئی۔ اس نے سارنگیاں اور طبلے چھوڑ دیئے اور کہا ان تیروں کے مقابلہ کی نہ مجھ میں طاقت ہے۔ اور نہ میرے بادشاہ میں طاقت ہے تو حقیقت یہ ہے کہ اگر تم دعاؤں پر زور دو۔ اور اللہ تعالےٰ کی نصرت حاصل کرلو۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تمہارے پاس وہ طاقت ہے کہ ساری دنیا بھی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ لیکن افسوس ہے کہ تم چشمہ پر بیٹھے ہوئے پانی نہیں پیتے تم ندی کے کنارے بیٹھے ہو۔ لیکن تم نہاتے نہیں۔ خدا کے خزانے تمہارے پاس ہیں لیکن تم انہیں لینے کی کوشش نہیں کرتے۔ ارادہ اور کوشش ہی انسان کو کامیاب کرتے ہیں ایک دن میں نہ کوئی انسانیت میں کامل بن جاتا ہے۔ اور نہ کوئی نبی بن جاتا ہے۔ نبی بھی عام انسانوں کی طرح ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے۔ ایک عرصہ تک ماں کی چھاتیوں سے دودھ پیتا ہے۔ پھر وہ گھٹنوں کے بل چلتا ہے۔ پھر وہ ایک ایک دو لفظ سمجھتا ہے۔ کانپتے کانپتے بچوں کی طرح چلتا ہے۔ اس پر بھی

بچپن کا زمانہ

آتا ہے۔ جب وہ آداب سیکھتا ہے۔ پھر اس پر جوانی کا زمانہ آتا ہے پھر اس کے اندر خدا تعالےٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ ترقی کرکے وہ خدا تعالےٰ کے فیضان کو حاصل کرتا ہے۔ پس ولایت اور انسانیت ایک دن میں نہیں ملتیں۔ انسان بھی پچیس پچاس سال میں جاکر انسان بنتا ہے۔ انسان ۳۰۔۴۰ سال میں ولی بنتا ہے۔ لیکن وہ بنتا شروع کرے تجربہ کی وجہ سے ہے۔ جب تک کوئی شخص پہلی جماعت میں داخل نہیں ہوتا وہ پرائمری پاس کیسے کرے گا۔ جب تک وہ مڈل کی پہلی جماعت پاس نہیں کرلیتا وہ مڈل پاس کیسے کرے گا۔ جب تک وہ ہائی کلاسز میں داخل نہیں ہوتا وہ میٹرک کا امتحان کیسے پاس کرے گا۔ جب تک وہ کالج کی پہلی جماعت میں داخلہ نہیں لے گا۔ وہ بی۔اے اور ایم۔اے کیسے بنے گا۔ پس متواتر کوشش کے بغیر مدعا اور مقصد حاصل نہیں ہوسکتا۔ پہلی جماعت میں داخل ہونے کے معنے کوشش شروع کرنے کے ہیں۔

تم کوشش شروع کرو

اگر تم ساری رات سوتے ہو۔ اور دن کو بھی اس کی کسر پوری نہیں کرتے تو تم نے خدا تعالےٰ کو ملنے کے لئے کوشش ہی نہیں کی۔ اگر تم پہلی جماعت میں داخل نہیں ہوتے تو تم ایم۔اے پاس کیسے کرو گے۔ پھر حسرت کے ساتھ تم کہو گے کہ ہمیں خدا نہیں ملا۔ حالانکہ خدا تعالےٰ کو ملنے کے لئے بھی کلاسز ہیں۔ جب تک تم پہلی کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری کلاس پاس نہیں کرو گے۔ تم خدا تعالےٰ کو مل نہیں سکتے۔ تم نے خدا تعالےٰ کو ملنا ہو تو پہلے پہلی جماعت پاس کرو۔ دوسری جماعت پاس کرو۔ تیسری جماعت پاس کرو۔ چوتھی جماعت پاس کرو۔ پانچویں جماعت پاس کرو۔ چھٹی جماعت پاس کرو۔ ساتویں جماعت پاس کرو۔ مڈل پاس کرو۔ میٹرک کا امتحان پاس کرو۔ کالج کی پہلی جماعت پاس کرو۔ دوسری جماعت پاس کرو تیسری جماعت پاس کرو۔ چوتھی جماعت پاس کرو۔ پانچویں جماعت پاس کرو۔ چھٹی جماعت پاس کرو۔ تب جاکر تم ایم۔اے پاس کرسکتے ہو۔ تم نے پہلی جماعت پاس نہیں کی۔ لیکن تم یہ

شکوہ کرتے ہو

کہ ہم نے ایم۔اے پاس نہیں کیا۔ تم نے قاعدہ شروع نہیں کیا اور رو رہے ہو کہ ہم نے ایم۔اے پاس نہیں کیا۔ جو شخص پہلی جماعت پاس نہیں کرتا اور کہتا ہے۔ کہ مجھے ایم۔اے میں داخل کرادو۔ وہ بے وقوف ہے پس تم اپنے نفس کو آہستہ آہستہ ان مشکلات اور مصائب میں ڈالو۔ جن کے بعد روحانی درجات ملتے ہیں پھر انسان اور ترقی کرتا ہے اور اس قابل بن جاتا ہے کہ خدا تعالےٰ کا فضل اس پر نازل ہو۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے تو تمہیں وہ نتیجہ نہیں مل سکتا۔ جو قربانیوں کے بعد ملتا ہے پس تم ان راستوں پر چلو۔ جن راستوں پر چلکر تم اعلیٰ مقامات حاصل کرسکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو بھیجا تھا تو اسی لئے کہ جو اس کے ہاتھ میں ہاتھ رکھے گا۔ وہ ولی اللہ بن جائے گا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی سنت تبدیل نہیں ہوسکتی۔

خدا تعالےٰ کی سنت

قائم ہے۔ ولی اللہ بننے کے لئے جو کلاسیں مقرر ہیں۔ جب کوئی شخص انہیں پاس کرے گا تو وہ ولایت کے درجہ کو حاصل کرے گا۔ لوگوں نے حماقت سے یہ سمجھ لیا ہے کہ جب تک عربی زبان نہ آئے۔ کوئی شخص ولی اللہ نہیں بن سکتا۔ حالانکہ اگر کوئی شخص قرآن کریم پڑھ سکتا ہے۔ اور وہ سنتا ہے تو یہی بات اس کے لئے کافی ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتا۔ اور وہ سنتا بھی نہیں۔ تو وہ ولی اللہ بن جائے۔ ولی اللہ بننے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ کوئی بڑا مفسر ہو۔ اگر وہ قرآن کریم کا سادہ ترجمہ پڑھ لیتا ہے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو ولی اللہ بننے کے لئے یہ بات کافی ہے۔ عالم کہلانے کے لئے صرف کی ضرورت ہے نحو کی ضرورت ہے۔ علم بدیع کی ضرورت ہے علم معانی کی ضرورت ہے۔ فصاحت کی ضرورت ہے۔ لغت کی باریکیاں جاننے کی ضرورت ہے۔ لیکن ولی اللہ بننے کے لئے ان باتوں کی ضرورت نہیں۔ ہر ولی اللہ مفسر نہیں ہوتا اور نہ ہر مفسر ولی اللہ ہوتا ہے۔ بعض ایسے مفسر بھی گزرے ہیں۔ جن کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ دین سے بے بہرہ تھے۔ مثلاً

صاحب کشّاف ہیں

ان کی تفسیر نہایت اعلیٰ ہے لیکن کہتے ہیں کہ وہ نیچری تھے۔ اس لئے انہوں نے روحانیت کو چھوڑ دیا ہے۔ لیکن جہاں تک صرف نحو علم معانی، علم کلام، علم بدیع، فصاحت و بلاغت اور لغت کا تعلق تھا۔ انہوں نے قرآن کریم کی نہایت اعلیٰ تفسیر کی ہے۔ پس یہ ضروری نہیں کہ جو قرآن کریم کی خدمت کرے وہ ضرور خدا رسیدہ ہوتا ہے۔ نحو۔ صرف۔ علم معانی علم کلام اور لغت جاننے والا بھی یہ کام کرسکتا ہے۔ اسی طرح روحانیات کے عالم کے لئے ضروری نہیں کہ وہ تفسیر بھی جانتا ہو۔ ہاں یہ دونوں چیزیں جمع ہوسکتی ہیں روحانیات کا جاننے والا ظاہری علوم سے بھی واقف ہوسکتا ہے۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے۔ کہ ظاہری علوم کا جاننے والا روحانیات کا عالم بھی ہو۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر روحانی عالم ظاہری علوم کا بھی عالم ہو۔ یا ہر ظاہری علوم کا جاننے والا روحانی عالم بھی ہو۔ ہر ایک شخص جو ولایت کے رستوں پر چلے گا۔ وہ امید کرسکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اس کی مدد کرے

لیکن یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ تم

اپنی نمازوں کو سنوارو

تم اپنی عبادت کو سنوارو اور آہستہ آہستہ تم اس بات کی عادت ڈالو کہ رمضان کے علاوہ تم دوسرے ایام میں بھی روزے رکھو۔ فرض زکوٰۃ کے علاوہ تمہیں زائد صدقہ دینے کی بھی عادت ہو اور پھر تم سکے تو تم حج بھی کرو۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں آجکل حج پر وہ لوگ جاتے ہیں جن پر حج فرض نہیں اور وہ لوگ حج کے لئے نہیں جاتے جن پر حج فرض ہے۔ مثلاً بیمار حج کے لئے جاتے ہیں تا وہ بیت اللہ میں جا کر دعا کریں کہ وہ تندرست ہو جائیں۔ یا خدا تعالیٰ انہیں اولاد اور مال دے۔ لیکن وہ امیر اور مالدار شخص جس پر حج فرض ہے وہ آرام سے بیٹھا رہتا ہے۔ اور اگر وہ حج کرتا ہے تو محض شہرت کے لئے یا اپنی تجارت کو وسعت دینے کے لئے اس سے زیادہ نہیں۔ تم وہ اعمال کرو جن سے خدا تعالیٰ ملتا ہے۔

خدا تعالیٰ نوافل سے ملتا ہے

فرائض تو خدا تعالیٰ نے مقرر کر دیئے ہیں۔ ان کو پورا کرنے سے انسان جنت میں چلا جاتا ہے لیکن اُسے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں ہوتا خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے تم نوافل کی عادت ڈالو۔ یہ مصائب عارضی ہیں۔ بڑی چیز خدا تعالیٰ کا ملنا ہے۔ اگر کوئی مصیبت نہ بھی ہو تب بھی خدا تعالیٰ کو پانے کی ضرورت ہے اگر کوئی اپنی مصیبت ٹلانے کو عبادت کا مقصد قرار دے دیتا ہے تو یہ نہایت ادنیٰ اور ذلیل بات ہے۔ اگر خدا خدا ہے۔ اگر مذہب مذہب ہے تو خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں ساری نعماء حقیر ہیں۔ اصل چیز خدا تعالیٰ کو خوش کرنا ہے۔ دنیا کو خوش کرنا اصل چیز نہیں۔ خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے ان قربانیوں کی ضرورت ہے جن سے خدا تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے بعض نوجوانوں میں دین کی محبت کمزور ہے وہ نمازوں میں سست ہیں۔ اس سے تمہاری نسل اور تمہارا خاندان خدا تعالیٰ کا قرب کیسے حاصل کر سکتا ہے۔ اگر تم اپنی

اولاد کی تربیت

نہیں کرتے تو تم خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے سے محروم رہ جاؤ گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی مولوی برہان الدین صاحب مذاقیہ طبیعت رکھتے تھے ان کی ساری زندگی نہایت سادگی میں گذری تھی۔ ایک دن مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ مولوی برہان الدین صاحب ایک خواب سنانا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا سنائیں۔ مولوی برہان الدین صاحب کہنے لگے میں نے خواب میں اپنی فوت شدہ ہمشیرہ کو دیکھا کہ وہ مجھ سے ملی ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا۔ بہن سناؤ تمہارا کیا حال ہے کہنے لگی خدا نے بڑا فضل کیا ہے اس نے مجھے بخش دیا ہے اور اب میں جنت میں آرام سے رہتی ہوں۔ میں نے کہا بہن وہاں کرتی کیا ہو۔ کہنے لگی بیر بیچتی ہوں۔ میں نے کہا بہن ہماری قسمت بھی عجیب ہے کہ یہاں جنت میں بھی بیر ہی بیچنے پڑے۔ اس خواب کی تعبیر تو نہایت اعلیٰ تھی۔ بیر جنت کا ایک پھل ہے اور اس سے مراد ایسی کامل محبت ہوتی ہے جو لازوال ہو۔ اور جنت کا پھل بیچنے کے یہ معنے تھے کہ میں اللہ تعالیٰ کی لازوال محبت لوگوں میں تقسیم کرتی پھرتی ہوں۔ لیکن

مولوی برہان الدین صاحب کا ذہن

اس تعبیر کی طرف نہ گیا اور ظاہری الفاظ کے لحاظ سے انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ بیر بیچنا تو بڑی معیوب بات ہے۔ بہرحال یہ خواب سنا کر ان پر رقت طاری ہو گئی اور کہنے لگے حضور ہم سنا کرتے تھے کہ مسیح آئیں گے تو وہ شخص بڑا خوش قسمت ہو گا جو مسیح کو دیکھے گا۔ پھر ہم نے مسیح موعود کی آواز کو سنا۔ آپ پر ایمان لائے پھر سنا کہ فلاں شخص آپ پر ایمان لایا اور اسے قرب کا مرتبہ مل گیا، اسے الہام ہونے لگے اسے رؤیا و کشوف ہوتے ہیں۔ اس پر ان کی چیخ نکل گئی اور کہنے لگے لیکن میں نے پھر بھی جھنڈو دا جھنڈو ہی رہا۔ مجھے آج تک پتہ نہیں لگا کہ جھنڈو کے کیا معنے ہیں لیکن جہاں تک اس کے مفہوم کا تعلق ہے وہ یہی تھا کہ میں نہایت ادنیٰ قسم کا آدمی ہوں کہ میں نے مسیح موعودؑ سے کسی قسم کا کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ ان کی تو یہ غلط فہمی تھی۔ لیکن اس میں کیا شبہ ہے کہ تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے۔ اور آپ کی جماعت میں داخل ہوئے۔ تم ایسے

طبیب کے پاس گئے جس کے پاس ایسا سُرمہ تھا جس کے لگانے سے انسان خدا تعالیٰ کو دیکھ سکتا ہے۔ لیکن جسے پھر بھی خدا تعالیٰ دکھائی نہ دیا اس سے زیادہ بد قسمت اور کون ہو گا۔ تم ہسپتال میں داخل ہوئے لیکن بیماری کی حالت میں ہی اس سے باہر چلے گئے۔ لوگ موتیا بند کا اپریشن کرتے ہیں اور جس کا اپریشن خراب ہوتا ہے وہ ساری عمر حسرت سے کہتا ہے کہ لوگ آئے اور اپریشن کرا کر بینائی حاصل کی اور چلے گئے۔ لیکن میں نے اپنا اپریشن بھی کروایا پھر بھی میری آنکھ نہ بنی۔ اس شخص سے زیادہ خراب حالت اس شخص کی ہے

جو اس جماعت میں داخل ہوا جس کی غرض ہی خدا تعالیٰ کا وصال تھی۔ لیکن وہ خدا تعالیٰ سے ملے بغیر گذر گیا۔ قرآن کریم میں آتا ہے یمرّون علیہا وھم معرضون وہ خدا تعالیٰ کے نشانات پر سے گذرتے ہیں۔ لیکن ان کی طرف دیکھتے نہیں تم وہ طریق تو اختیار کرو جن سے خدا تعالیٰ ملتا ہے۔ تم قدم تو اٹھاؤ۔ تم حج کے لئے ارادہ تو کرو۔ تم زکوٰۃ کے لئے ہاتھ تو بڑھاؤ۔ تم روزوں کے لئے نیند تو توڑو۔ اس کے بعد دوسرا قدم اٹھے گا۔ پھر تیسرا قدم اٹھے گا۔ پہلے دن ہی ولایت نہیں مل جائے گی۔ تم قدم اٹھاؤ گے تو پتہ لگے گا آخر تم ان لوگوں کی طرح کیوں ہو گئے ہو جو یہ سمجھتے ہیں کہ لوگ خود بخود ان کا کام کر دیں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ

ایک واقعہ سنایا کرتے تھے

کہ دو شخص ایک جنگل میں بیٹھے ہوئے تھے کہ انہیں دور سے ایک شخص نظر آیا۔ ان میں سے ایک نے اسے بلایا اور کہا میری چھاتی پر بیر پڑا ہے اٹھا کر یہ بیر میرے منہ میں ڈال دو۔ اور اوّل تو وہ شخص سپاہی تھا اور سپاہی مغرور ہوتا ہے پھر وہ اپنی ڈیوٹی پر جا رہا تھا۔ اس نے خیال کیا کہ یہاں جنگل میں کوئی مصیبت زدہ ہے میں جلدی اس کی مدد کو پہنچوں۔ لیکن جب وہ وہاں گیا تو اس نے کہا میری چھاتی پر بیر پڑا ہے یہ میرے منہ میں ڈال دو۔ اُسے غصہ آیا اور اس نے اس شخص سے جس نے اُسے آواز دی تھی کہا تو بڑا بے حیا ہے۔ میں اپنی ڈیوٹی پر جا رہا تھا کہ تو نے آواز دی۔ میں نے سمجھا کہ کوئی مصیبت زدہ ہے اس لئے میں یہاں آ گیا تا تمہاری مدد کروں۔ لیکن یہاں آیا تو تم نے کہا میری چھاتی پر بیر پڑا ہے یہ بیر اٹھا کر میرے منہ میں ڈال دو۔ کیا تمہارا ہاتھ نہیں تھا تم نے بیر خود منہ میں کیوں نہ ڈال لیا۔ اس پر دوسرے شخص نے کہا میاں خفا کیوں ہوتے ہو یہ بہت ذلیل آدمی ہے اس پر خفا ہونا بے فائدہ ہے۔ ساری رات کتا میرا منہ چاٹتا رہا لیکن اس کمبخت نے ہش تک نہیں کی۔ اس پر وہ سپاہی چپ کر کے چلا گیا۔ پس تم اپنی حالت ان جیسی نہ بناؤ۔ اگر تم نے ابھی کوشش ہی نہیں کی۔ قربانی ہی نہیں کی۔ تم نے اس رستہ پر قدم ہی نہیں رکھا جس رستہ پر چلنے سے خدا ملتا ہے تو پھر تم کس طرح یہ امید کر سکتے ہو کہ جو نکہ تم اس جماعت میں ہو جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہے اس لئے

خدا تعالیٰ تمہیں مل جائے گا

تمہاری آوازوں سے تو دنیا کا گوشہ گوشہ گونج جانا چاہیئے۔ تمہارے گھروں سے قرآن کریم پڑھنے کی اس قدر آوازیں آنی چاہئیں کہ دنیا حیران ہو جائے۔ ہم جب قادیان کی گلیوں میں سے گذرتے تھے تو ہر گھر سے قرآن کریم پڑھنے کی آوازیں آتی تھیں۔ لیکن یہاں صبح کی یہ کیفیت نہیں ہوتی۔ انسان جتنا گرتا ہے اتنی ہی اسے شور مچانے اور چلانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تم مصائب میں گھرے ہوئے ہو۔ تمہیں تو بہت زیادہ چلانا چاہیئے مجھے خوشی ہوتی ہے کہ کچھ لوگ تہجد پڑھنے کے لئے تیار ہوتے ہیں لیکن ابھی بہت لوگ باقی ہیں اس میں شبہ نہیں کہ آبادی کا ایک حصہ بچے ہیں۔ پھر عورتیں ہیں اور ان کا ½ حصہ ایسا ہوتا ہے جو نماز نہیں پڑھتا۔ پھر کچھ بیمار اور کچھ بوڑھے ہیں۔ اگر انہیں کل آبادی کا ⅕ حصہ بھی سمجھ لیا جائے تب بھی ربوہ کی آبادی پانچ چھ ہزار کی ہے، اس میں سے

ایک ہزار تو تہجد گذار ہونا چاہیئے

لیکن ابھی تک تین چار سو کے نام میرے پاس پہنچے ہیں۔ چھ سات سو اشخاص باقی ہیں جنہیں تہجد پڑھنی چاہیئے۔ پھر سکول کے طالب علموں کو بھی تہجد کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ پندرہ سولہ سال کے لڑکے کو کم سے کم ہفتہ میں ایک دفعہ تو تہجد کے لئے اٹھانا چاہیئے۔ پھر انہیں تلاوت قرآن کریم کی عادت ڈالنی چاہیئے اور اساتذہ کو اس کی نگرانی رکھنی چاہیئے۔ لیکن جب طلباء کو اس قسم کی تحریک نہیں ہو گی تو وہ خیال کریں گے کہ خود ہمارے اساتذہ کو بھی دین کی قدر نہیں اور اس طرح وہ بہت سست ہو جائیں گے۔ پس تم

روحانیت پیدا کرنے کی کوشش کرو

تہجد اور نوافل پڑھنے کی عادت ڈالو تلاوت قرآن کریم کی عادت ڈالو تا ساری جماعت اس مرکز پر جمع ہو جائے۔ جو دنیا میں روحانیت کا سرچشمہ ہے ✿

حضرت چوہدری غلام حسن صاحب رضی اللہ عنہ

از مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی اے ایل ایل بی وکیل الزراعت ربوہ

(۳)

بڑے بھائی کے قلب سعید میں غم و تشویش نے وہ خشیت اور انابت الی اللہ پیدا کر دی کہ مسیح پاک علیہ السلام کے قدموں نے اسے کھینچ لیا۔ اور اس میں احمدیت کا پودا لگا دیا۔ جس نے ایسی تیزی سے نشوونما شروع کر دی کہ جلد ہی اس کا فیض خاندان سے پھیل کر دیگر قریب آنے والوں کو بھی ملنے لگا۔ کئی بزرگ کئی خاندان اور کئی جماعتیں ان کے ذریعے قائم ہوئیں۔

بیعت والدہ مرحومہ رضی اللہ عنہا

والد مرحوم کے بلا تامل قبول احمدیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ گویا ان کی فطرت میں صداقت احمدیت کی پیاس پہلے ہی موجود تھی۔ یہی حال ہماری والدہ مرحومہ رضی اللہ عنہا کا تھا۔ انہوں نے بھی بغیر کسی جھجک کے پورے خلوص کے ساتھ اس پیغام صداقت پر لبیک کہا اور اپنی پاکیزہ زندگی گذارنے کے بعد اب بہشتی مقبرہ قادیان قطعہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں آرام فرما ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ نے جو نعمت والد مرحوم کو بخشی تھی اس سے والدہ مرحومہ کو بھی مالا مال کر دیا۔

علمی و تبلیغی شغف

والد مرحوم نے گو زمیندارہ کام اختیار کیا ہوا تھا۔ لیکن زمین نہایت زرخیز تھی اور بہترین مزارعین میسر تھے اس لئے یہ کام بڑا سہل تھا اور آپ اپنی توجہ کو دیگر نیک مشاغل کی طرف لگا سکتے تھے چنانچہ والد مرحوم نے بتایا کہ وہ سلسلہ کی کتب رسائل اور اخبارات کو باقاعدگی سے منگواتے اور مطالعہ جاری رکھتے سکول و کالج کی تعلیم کے دوران بھی عربی و فارسی دونوں زبانیں ایک حد تک پڑھ چکے تھے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی و فارسی تصانیف سے بھی وہ فائدہ حاصل کر سکتے تھے۔ لمبی بیماری ایک ٹانگ پر اثر چھوڑ گئی ہوئی تھی۔ لیکن باوجود اس کے وہ قادیان جانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے حضور کے جلسوں پر تو ضرور جاتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات سے مستفید ہوتے۔

والد مرحوم چک ۱۰۵ جھنگ برانچ ضلع لائل پور میں مقیم تھے۔ یہ دو سار کا گاؤں ہے آپ رؤساء اور مزارعین سب تک پیغام حق پہنچاتے۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ ایک دوسرے رئیس میاں نظام الدین کے ساتھ مذاکرہ طوالت اختیار کر گیا۔ اور آپ نے ان کی تشفی کے لئے مرکز سے حضرت مولوی صاحب کو بلایا۔ حضرت مولوی صاحب کا ہمارے گاؤں کی طرف پہلا سفر تھا۔ آپ نے چک جھمرہ سے تانگہ لیا۔ اس نے ناواقف سمجھ کر گاؤں سے تقریباً تین ساڑھے تین میل کے فاصلہ پر ہی اتار دیا گرمی کا موسم تھا۔ جہاں بہت بزرگ کتابوں کی وزنی گٹھڑی سر پر اٹھائے چلچلاتی دھوپ میں کھیتوں کی منڈیروں پر سے پیدل چلتے ہوئے پسینہ میں شرابور گاؤں میں پہنچے۔

والد صاحب کو یہ نظارہ دیکھ کر سخت رنج ہوا۔ اسی وقت ٹھنڈا دالان جس میں پنکھا لگا ہوا تھا خالی کیا گیا۔ حضرت والدہ صاحبہ کو زنان خانہ سے حویلی میں بھجوا دیا۔ حضرت مولوی صاحب کو غسل کروا دیا۔ کپڑے بدلوائے اور ان کے کپڑے دھلوائے اور آرام کرنے کے بعد وہ اس قابل ہو گئے کہ رئیس سے گفتگو فرما سکیں حضرت مولوی صاحب نے یہ واقعہ پہلے کئی دفعہ سنایا ہے اور میں نے دیکھا کہ رقت ان پر رقت طاری ہو جاتی ہے اور وہ والدین کے لئے دعا فرما دیا کرتے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اس رئیس کو تو احمدیت قبول کرنے کی توفیق نہ ملی لیکن مزارعین میں سے بعض نے اسے قبول کیا اور اب ان کی اولادیں اپنے خلوص کے باعث احمدیت میں خاص مقام رکھتی ہیں آپ نے اردگرد کے دیہات میں بھی احمدیت کا چرچا کیا۔ اور مجھے یاد ہے کہ اس نئی اخوت میں منسلک ہونے والے افراد گاہے گاہے ملنے آیا کرتے تھے۔

وہ لوگ جو والد محترم کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک ہمارے اور عم محترم حضرت نواب محمد دین صاحب کی مشترکہ جائیداد کے مینیجر چوہدری تنھو خاں صاحب بھی ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے احمدیت کو کیسے قبول کیا تو انہوں نے بتایا کہ چوہدری صاحب (یعنی والد مرحوم) کے نمونہ کو دیکھ کر مجھے انہوں نے کبھی نہیں کہا کہ بیعت کر لو لیکن ان کی پاکیزہ زندگی اور نیک نمونہ کو دیکھ کر [illegible] چوہدری صاحب میں بیعت کرنی چاہتا ہوں۔

تبلیغ بے شک بڑا اہم فریضہ ہے لیکن اس سے بھی زیادہ اہم اور حقیقتاً اس میں اثر ڈالنے والی چیز عملی زندگی ہے۔ اس کا پاکیزہ تصور آنکھوں کے رستے دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے اور خاموشی سے انقلاب پیدا کر دیتا ہے۔

والد مرحوم کی فطرت سعید نے جس طرح احمدیت کو بلا تامل قبول کیا تھا۔ اسی طرح اس نے خلافت کو لبیک کہا اور خلافت ثانیہ کے انتخاب کے موقعہ پر بھی انہیں قطعاً کوئی الجھن نہ پیدا ہوئی۔ آپ اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ تھے اور آپ کی جماعت یا کسی قریبی جماعت میں سے بھی کوئی غیر مبائعین کی طرف مائل نہیں ہوا۔

ہجرت قادیان

گاؤں میں عزت تھی وجاہت تھی گو وہ بیش خدام و مزارعین کے باعث بڑا آرام حاصل تھا لیکن آپ کے دل میں قادیان کیلئے ہجرت کی خواہش پیدا ہوئی اور دارالفضل میں چھ کنال کے قطعہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب سلمہ کی کوٹھی کے قریب ہی ایک وسیع عمارت "حسن منزل" تعمیر کروائی اور وہاں رہائش اختیار کر لی

حسن منزل میں ہی مقیم تھے کہ ۱۹۴۷ء کا پر آشوب زمانہ آیا۔ اور والد مرحوم کے پاس بیٹوں میں سے صرف میجر شریف احمد باجوہ ہی تھے جنہیں بھارتی حکومت نے قید کر لیا والد مرحوم کو مرکز کی طرف سے ہدایت ملی کہ وہ قادیان چھوڑ جائیں۔ آپ اپنا سارا اثاثہ حتیٰ کہ اپنی خود نوشت سوانح بھی وہیں چھوڑ دی۔ اپنی بہو کے ہمراہ لاہور پہنچے جلد واپسی کا خیال تھا لیکن خدا تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ۱۹۵۰ء میں میں انگلستان سے واپس آ گیا اور آپ کبھی میرے پاس اور کبھی عزیزم میجر شریف احمد باجوہ کے پاس رہے۔ میں ایک دن پاس بیٹھا تھا۔ فرمایا خیال تھا کہ وفات پر قادیان میں دفن ہوں۔ لیکن اب تو ایسا ممکن نہیں معلوم ہوتا مجھے وفات کے بعد ربوہ میں ہی دفن کر دینا۔

کامل انقطاع

والد مرحوم کی خدمت میں گاہے بگاہے حاضر ہوتا رہتا ۱۹۵۲ء کا موسم گرما تھا [illegible] ہو گیا تھا

والد مرحوم کا گرامی نامہ ملا۔ جس میں تحریر تھا کہ وہ میرے لئے اداس ہیں انہیں لائلپور آ کر مل جاؤں۔ والد محترم کو اپنے [illegible] پر اس قدر ضبط تھا کہ ان کا یہ تحریر فرمانا مجھے غیر معمولی محسوس ہوا۔ اور بیحد خوشی ہوئی کہ انہوں نے یاد فرمایا ہے۔ میں اور اہلیہ صاحبہ دونوں حاضر خدمت ہوئے۔ آپ کے چہرہ پر مسرت عیاں تھی۔ لیکن مجھے آپ کی باتوں سے احساس ہوا کہ آپ دنیا کی باتوں سے دل توڑ بیٹھے ہیں اور مجھے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی تصنیف "سلسلہ احمدیہ" کی وہ عبارت یاد آئی جس میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات سے قبل انقطاع کا ذکر ہے دوران گفتگو آپ کی صحت کا ذکر آیا تو میں نے آپ کی لمبی عمر کے لئے دعا کی۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ اب مزید لمبی عمر کے لئے دعا نہ کرو۔ زندگی وہی ہے جو کام کی ہو مجھے اب جانے دو عزیزم شریف احمد نے بتایا کہ والد محترم نے شکوہ فرمایا تھا کہ مشتاق [illegible] اپنے خطوط میں لمبی عمر کے لئے دعائیں لکھتا ہے اب ٹھیک نہیں۔ پھر میں نے اس ملاقات میں محسوس کیا کہ زمینداری یا دیگر دنیوی امور والد محترم رضی اللہ عنہ کی توجہ کو اپنی طرف جذب کرنے سے قاصر تھے ان امور کا تذکرہ ہوتا تو چند لمحات کے لئے اس طرف توجہ دیتے مگر پھر فوراً دوسری باتوں کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ آپ اب ان معاملات میں الجھن قطعاً پسند نہ فرماتے تھے۔ گویا دنیا سے کامل انقطاع کی کیفیت تھی اور سفر کی آخری منزل کے لئے تیار تھے۔

آپ کی صحت خاصی خراب نہ تھی لیکن آپ عمر کا حساب لگاتے اور فرماتے کہ اس قدر لمبی عمر پانے کی امید نہ تھی خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہی اب تک زندہ رکھا۔ میرا دل ڈرتا تھا کہ شاید یہ پیارا وجود ہمیں جلد ہی داغ مفارقت دے جائے۔ لیکن جب لندن کے دورہ پر روانہ ہونے سے قبل حاضر خدمت ہوا مجھے یہ وہم تک نہ گذرا کہ یہ میرے سفر سے واپسی کا انتظار بھی نہ کریں گے۔ محمد آباد میں میں نے رویا میں جنازہ دیکھا صبح اٹھا تو شدید گھبراہٹ تھی بکرا منگوایا صدقہ دیا۔ اور والد محترم کے لئے دعائیں کیں۔ ادامی تحریک کے دورہ سے فارغ ہونے کے بعد کوئٹہ چلے گئے وہاں پر عزیزم میجر شریف احمد کی تار ملی کہ والد محترم ۵ ستمبر کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

فوراً ربوہ کو روانہ ہوئے۔

میری اہلیہ نے گاڑی میں خواب دیکھا کہ ہمارے پہنچنے سے پہلے تدفین ہو چکی ہے۔ مجھے خدا تعالیٰ نے خواب میں اپنی صفت رحمانیت کی طرف توجہ دلائی اور اپنی قضا پر رضا کا جذبہ پیدا کیا ایسا ہی ہوا۔ ہمارے ربوہ پہنچنے سے قبل آپ قطعہ صحابہ میں مدفون ہو چکے تھے اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور اپنی رحمت سے نوازتا رہے اور آپ کی خوبیوں کو آپ کی جسمانی اور روحانی اولاد میں دوام بخشے۔ آمین

والد محترم رضی اللہ عنہ نے تقریباً ۷۹ سال کی عمر پائی۔ قبول حق کا ضمیر آپ کی فطرت میں موجود تھا۔ جب پیغام حق آپ تک پہنچا۔ آپ نے کامل انشراح و انبساط قلب سے اسے قبول کیا۔ آپ صحت سے رہے تو تبلیغ کرتے اور جو بیمار پڑے تو خدا تعالیٰ نے آپ کی علالت کو نہ صرف آپ کے خاندان بلکہ دیگر بہت سے خاندانوں کے لئے ایک رحمت کا ذریعہ بنا دیا۔ آپ کی سیرت و کردار حریت کا قابل فخر و تقلید نمونہ تھے۔

نماز باجماعت

ارکان اسلام میں سے نماز کو اولین اہمیت حاصل ہے۔ آپ نماز باجماعت کے شدت سے پابند تھے۔ آپ کی ایک ٹانگ میں تکلیف تھی اور چلتے پھرتے ایک پاؤں قدرے کھینچنا پڑتا تھا۔ لیکن یہ تکلیف پنجوقتہ مسجد میں باجماعت ادائیگی نماز میں قطعاً روک نہ بن سکی۔ آندھی۔ جھکڑ سخت گرمی شدت کی سردی کوئی چیز بھی ان کے اور مسجد کے درمیان حائل نہ ہو سکی۔ حتیٰ کہ بارش کے دوران میں بھی جب گھر نماز ادا کرنے کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت فرمائی ہوئی ہے آپ مسجد پہنچتے اور کئی دفعہ میں نے دیکھا کہ مسجد میں والد محترم اور ہم میں سے جو گھر سے ہمراہ ہوتے اور ہمارے علاوہ بمشکل دو تین نمازی بوجہ بارش سردی وغیرہ پہنچ سکتے۔ آپ کمزور ہو گئے اور آپ کے لئے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا ممکن نہ رہا لیکن نماز باجماعت کی اسی شدت سے پابندی جاری رہی۔ آپ کے اس مومنانہ عزم و استقلال کا محلہ پر بہت نیک اثر تھا چنانچہ مجھے اپنے ایک ہمسائے مکرم بھائی چوہدری حاکم دین صاحب مرحوم نے بتایا کہ وہ شام کو دکان سے تھکے ماندے گھر آتے اور کئی دفعہ ایسا ہوتا کہ وہ چارپائی پر لیٹ جاتے اور تھکان ان پر غالب ہوتی اس اثناء میں گلی سے والد محترم رضی اللہ عنہ کے پاؤں گھسٹنے کی آواز آتی۔ اس پر آپ پر رقت طاری ہو جاتی۔ فرمایا مجھے اُن پر رشک پیدا ہوتا اور اپنے پر شرم۔ میں اپنی ہمت بڑھاتا اور چارپائی سے اٹھ کر بیٹھ جاتا اور چوہدری صاحب کے پیچھے میں بھی وضو کر کے مسجد میں پہنچ جاتا۔

والد محترم ہر نماز کے لئے بہت پہلے پہنچتے اور صف اوّل میں تشریف رکھتے۔ آپ کے لئے نماز کھڑے ہو کر پڑھنا ممکن نہ رہا لیکن مسجد کی پہلی صف پھر بھی نہ چھوٹی۔ حتیٰ کہ آخری عمر میں کمزوری اور بیماری کے باعث مسجد جانا بھی ممکن نہ رہا۔

آپ نماز باجماعت کی پابندی کی عادت اولاد میں پیدا کرنے کی سعی بھی فرماتے اور اس کی پوری نگرانی فرماتے کہ تمام بچے وقت پر اٹھتے اور نماز کے لئے جاتے ہیں یا نہیں آپ کی اس نگرانی سے آپ کا کوئی عزیز مہمان بھی باہر نہ ہوتا تھا۔ آپ کی یہ خواہش اور کوشش ہوتی کہ جو بھی آپ کے پاس مقیم ہوں وہ نماز باجماعت میں غفلت کے مرتکب نہ ہوں۔

تہجد

نماز تہجد کا بھی آپ ہمیشہ التزام فرماتے رہے استقلال کے ساتھ آپ اس عبادت کو ادا فرماتے حضرت والدہ مرحومہ کا دستور تھا کہ گرم پانی کا گھڑا لحاف میں لپیٹ کر رات کو سو جاتیں۔ کیونکہ والد محترم لمبی نماز تہجد کے عادی تھے اور ... خاص لذت ہوتی جب آپ اٹھتے۔ والدہ محترمہ رضی اللہ عنہا بھی بیدار ہو جاتیں اور والد محترم کا وضو کروا کر سو جاتیں۔ اور جب تہجد کا تھوڑا وقت رہ جاتا اور والد محترم بتاتے تو وہ بھی اٹھتیں اور تہجد ادا فرماتیں۔

قرآن کریم سے محبت

والد محترم رضی اللہ عنہ کو قرآن کریم سے بڑی محبت تھی۔ اسے حفظ کرنے کا بڑا شوق تھا۔ متعدد لمبی لمبی سورتیں از بر تھیں۔ آپ نمازوں میں اور خصوصاً تہجد میں لمبی لمبی قرأت فرمایا کرتے تھے۔ فجر کی نماز کے بعد تلاوت کا ہمیشہ التزام رہا۔ قرآن کریم مترجم استعمال فرماتے تھے اور اس پر تفکر کے عادی تھے اس کے مطالب کو بڑی خوبی سے ذہن میں محفوظ رکھا کرتے تھے۔ مجھ سے بھی بعض اوقات آیات کی تفسیر کے بارے میں گفتگو فرماتے

یہ قرآن کریم کی محبت ہی کا تقاضا تھا کہ مجھے اس وقت تک مدرسہ نہ بھیجا گیا جب تک بڑوں کرم صوفی رحمت اللہ صاحب سے سارا قرآن کریم ناظرہ اور پھر اس کا ایک حصہ با ترجمہ نہیں پڑھوا لیا۔ آپ بچوں کی تعلیم میں قرآن کریم کو اوّلین اہمیت دیتے

ذکر الٰہی

ذکر الٰہی سے آپ کو بہت شغف تھا قرآنی اور مسنون دعائیں آپ کو بکثرت یاد تھیں۔ آپ انہیں نہ صرف خود پڑھتے بلکہ دوسروں کو بھی سکھاتے ۱۹۲۵ء میں خاکسار کے بطور مبلغ انگلستان بھجوائے جانے سے قبل آپ نے ادعیہ کے رسالے مجھے اور بعض دیگر بچوں کو ہدیتاً اس ہدایت کے ساتھ دیئے کہ انہیں کثرت سے پڑھا کریں اور حفظ کریں۔ خاص دعاؤں کو جن کی تحریک سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ہوتی ضرور کامل تعہد سے پڑھتے۔

ذکر الٰہی آپ کی غذا تھی۔ نہ صرف یہ کہ ذکر آپ کی زبان پر رہتا بلکہ فرماتے تھے کہ اس کی کثرت کے باعث کان میں بھی اس کی ایک طرح کی گونج پیدا ہوتی رہتی ہے۔

خاص دعائیں

اگر کبھی کوئی جماعتی۔ قومی۔ خاندانی یا ذاتی تکلیف ہوتی تو آپ خاص درد اور سوز سے دعا فرماتے۔ چنانچہ ایمرجنسی کے ایام میں آپ التزام سے اس بے جماعت کی حفاظت کے لئے دعا فرماتے رہے۔

اس ضمن میں والد محترم رضی اللہ عنہ کی ایک ذاتی تکلیف پر مقبول دعا کا ذکر مناسب ہوگا۔ قادیان میں آپ کے ایک بازو میں شدید درد شروع ہو گئی جو علاج بھی میسر آیا کیا۔ لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا بلکہ تکلیف اتنی بڑھ گئی کہ جب سوتے ہوئے اس پہلو پر کروٹ بدلتے تو شدت درد کے باعث آنکھ کھل جاتی۔ والد محترم کے اس درد کے باعث میری طبیعت بھی بے چین تھی اور میں نے اپنے مشفق و ہمدرد استاد حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب کے آگے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ انہیں بعینہٖ یہی تکلیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہو گئی تھی۔ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علاج کروایا۔ مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ ایک روز میں حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا بادام روغن کی مالش کریں۔ میں نے اس کی تعمیل کی اور مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے مکمل آرام ہو گیا۔ یہ تکلیف مجھے پھر خلافت ثانیہ میں شروع ہو گئی۔ اس بیماری کے دوران میں میں ایک دن قادیان سے بٹالہ کو جانے والی سڑک پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جا رہا تھا کہ میں نے اس تکلیف کا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تجویز فرمودہ علاج کا ذکر کیا اور حضور نے فرمایا مولوی صاحب آپ پھر بادام روغن کی مالش کریں۔ چنانچہ میں نے پھر مالش کی اور آرام آ گیا۔

پس آپ چوہدری صاحب کو بھی بادام روغن کی مالش کروائیں۔ میں نے والد محترم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ساری روایت بیان کی۔ والد محترم نے بادام روغن کی مالش شروع فرما دی مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ ایک شام میں آپ کے کمرہ میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ خادم کو ہدایت فرما رہے ہیں کہ پلنگ باہر نکال دو اور بستر کمرہ میں زمین پر لگا دو۔ میں حیران کہ بیمار اور پھر یہ حکم۔ میں نے اور مجھ کر کر ... کوشش کی کہ والد محترم پلنگ رہنے دیں مگر نہ مانے اور ایسے معاملات میں آپ کا فیصلہ اٹل ہی ہوا کرتا تھا۔

چند یوم ہی زمین پر پڑے گذرے تھے کہ ایک بزرگ جو طب یونانی سے شغف رکھتے تھے تشریف لائے۔ آپ نے ان حکیم صاحب سے اس تکلیف کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا میں اس کا علاج کرتا ہوں۔ انہوں نے درد والے بازو کو رگڑ کے تھوڑا سا چھیل کر آک کا دودھ لگا دیا اور والد محترم رضی اللہ عنہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے کلی شفا حاصل ہو گئی اور پھر کبھی یہ تکلیف نہ ہوئی۔ آپ نے فرمایا میرا بستر اب پلنگ پر لگا دو۔ اور بتایا میں نے مولا کریم کی بارگاہ میں آہ و زاری کے لئے پلنگ کو چھوڑا تھا۔ شکر ہے اللہ کریم کا کہ اس نے اپنے کرم سے دعاؤں کو سنا۔ اس پر یہ کھلا کہ بادام روغن علاج نہ تھا۔ اصل علاج سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعا تھی اور پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا۔ اسباب کی حیثیت بہت محدود ہے اور آگے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی سب کچھ ہوتا ہے۔

آپ کی دعا کا ایک واقعہ مجھے مکرم برادرم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ آف داتہ زیدکا نے سنایا۔ بتایا کرتا دیان میں چوہدری صاحب اور میں زمین خریدتے تو رجسٹری کروانے کے لئے بٹالہ جاتے۔ مالکان سکھ ہوتے اور جب زمین کی قیمت ان کے ہاتھ میں آتی تو وہ شراب وغیرہ میں ضائع کر دینے کا خطرہ ہوتا اس لئے ان سکھوں کا عموماً طریق یہ تھا کہ رجسٹری ہونے کے بعد جب سب رجسٹرار کے کمرہ سے نکلتے تو وہ اپنے خرچ کے لئے تھوڑی سی رقم رکھ کر باقی تمام ہمیں دے دیتے ان کو اتنا اعتماد ہوتا تھا کہ وہ رسید وغیرہ بھی نہ لیتے تھے۔ ایک دن اسی طرح رجسٹری کروائی تو بائع نے پانچ چھ ہزار کے قریب رقم تھی وہ ہمیں واپس دیدی۔ چوہدری صاحب میرے پاس ہی رکھوایا کرتے تھے۔ میں نے نوٹوں کو لے کر سنبھال لیا۔ مگر جب بٹالہ اسٹیشن پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ نوٹوں کی گٹھڑی پاس نہ تھی۔ چوہدری صاحب کو بتایا۔ آپ نے فرمایا کہ تم جاؤ اور تلاش کرو۔ میں یہاں دعا کرتا ہوں۔

چوہدری صاحب نے نماز شروع کر دی اور میں تلاش کے لئے چلا گیا۔ میں شہر پہنچا۔ جس تانگہ پر لوٹا تھے تلاش کیا جلدی مل گیا میں اس کو ڈھونڈنے لگا اور تانگہ کو دیکھا تو اس میں نوٹوں کی گٹھڑی پڑی تھی۔ اٹھا کر واپس اسٹیشن پر پہنچا .... تو چوہدری صاحب کو نماز میں مصروف پایا۔ اللہ تعالیٰ نے چوہدری صاحب کی دعاؤں کی برکت سے ہمیں اس نقصان سے بچا لیا۔

(باقی)

"خروشیف کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ رہیں" امریکہ کے نائب صدر کا انتباہ

"امریکہ نے مغربی برلن کے متعلق اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کا پختہ عہد کر رکھا ہے"

لاس اینجلز ۲۶ جون۔ امریکہ کے نائب صدر مسٹر لنڈن جانسن نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ نے مغربی برلن کے متعلق اپنے وعدوں پر قائم رہنے کا عزم کر رکھا ہے۔ اور اگر مسٹر خروشچف نے امریکہ کے اس عزم صمیم کو قرار واقعی اہمیت نہ دی۔ تو وہ انتہائی مہلک غلطی کا ارتکاب کریں گے۔

صدر کینیڈی حال ہی میں برلن کے متعلق اعلیٰ سطح کی بات چیت کرتے رہے ہیں۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر جانسن نے کہا "میں امریکہ کی آئندہ پالیسی کے بارے میں مسٹر خروشیف کو بھی کچھ بتانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ لیکن میں اپنی اس رائے کا اعلان کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ دوسروں کو برحالت میں خوش رکھنے سے امن کے مقصد کو کوئی تقویت نہیں پہنچ سکتی۔ اور نہ پسپائی سے آزادی کا دفاع ممکن ہے ہم آزاد دنیا اور اپنے قومی مفاد کی خاطر مناسب وقت پر ضروری اقدامات کرنے کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ یہ اقدامات اپنے اتحادیوں اور دوستوں کی طرف سے عائد کردہ ذمہ داریوں کے تقاضوں کے عین مطابق ہوں گے۔ اگر مسٹر خروشیف نے یہ سمجھا کہ امریکی حکومت اور امریکی عوام ان ذمہ داریوں اور اصولوں کو چنداں اہمیت نہیں دیتے۔ تو وہ انتہائی مہلک غلطی کے مرتکب ہوں گے۔ برلن کے نئے بحران کے سلسلہ میں ہم پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اور جن اصولوں کی آزمائش ہے وہ ہر کسی پر واضح ہو جانے چاہئیں۔

مسٹر جانسن نے کہا۔ روس کی کوشش یہ ہے کہ مغربی طاقتیں جرمنی کی تقسیم کو ایک مستقل حقیقت کے طور پر تسلیم کر لیں۔ اور برلن میں ہمارے سب حقوق مشرقی جرمنی سے گفت و شنید کے تابع ہو کر رہ جائیں۔

فولاد سازی کی برقی بھٹی

ماسکو۔ روسی انجینئر [illegible] دنیا کی سب سے بڑی بھٹی تیار کی ہے۔ جس میں سالانہ ڈھائی لاکھ ٹن اعلیٰ درجہ کا فولاد تیار ہو سکے گا بھٹی ۱۹۶۵ میں کام شروع کر دے گی۔

امریکہ نے چار بڑے حلیفوں کو آگاہ کر دیا

واشنگٹن ۲۶ جون معلوم ہوا ہے کہ اس ہفتے روس اور امریکہ کے نمائندوں کے درمیان تخفیف اسلحہ کے سوال پر جو بات چیت ہوئی تھی امریکہ نے اپنے چار بڑے حلیفوں کو اس سے آگاہ کر دیا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے کل فرانس اور مغربی جرمنی کے سفیروں سے بھی بات چیت کی۔ معتبر ذرائع کے مطابق اس بات چیت میں برلن کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔ روس کے نائب وزیر خارجہ مسٹر زورین اور تخفیف اسلحہ کے معاملہ میں صدر کینیڈی کے خاص مشیر کے مابین بات چیت اس ہفتے ہوئی تھی۔

امریکی کروڑپتی نے خودکشی کر لی

سان فرانسسکو ۲۶ جون۔ امریکہ کے ایک کروڑپتی اور مخیر جارج وینڈربلٹ نے ہفتہ کے روز ہاپکنز ہوٹل کی دسویں منزل سے چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی متوفی کی عمر ۴۷ برس تھی پولیس نے بتایا ہے کہ مسٹر وینڈر بلٹ کو کچھ عرصہ سے کاروبار میں مسلسل مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ جس کے باعث ان کا اعصابی نظام بہت کمزور ہو گیا اور وہ بڑے مغموم رہنے لگے تھے۔

پٹ سن سے لدی ہوئی کشتی میں آگ لگ گئی

کلکتہ ۲۶ جون۔ کل صبح کرسی پور کے قریب دریائے ہنگلی میں ایک کشتی میں آگ لگ گئی۔ جس میں بارہ ہزار من پٹ سن لدی ہوئی تھی۔ آگ بجھانے والوں نے تین گھنٹے کی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پایا سلگتی ہوئی گانٹھوں کی بڑی تعداد دریا میں پھینک دی گئی۔ ابھی تک آگ لگنے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ اور نہ ہی یہ معلوم ہو سکا ہے کہ کس قدر نقصان ہوا ہے

دریائے سندھ نے سکھر کے قریب ہنگامی بند کو تیزی سے کاٹنا شروع کر دیا

پہلی دفاعی دیوار عملاً ختم ہو گئی۔ نئے امدادی بند کو مضبوط بنانے کے انتظامات

سکھر ۲۶ جون۔ سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ دریائے سندھ کی مشتعل لہریں یہاں سے بیس میل شمال کی جانب دریں کنارے کے بڑے ہنگامی بند کو تیزی سے کاٹ رہی ہیں۔ بند کا اگلا حصہ تیزی کے ساتھ دریا برد ہو رہا ہے اور گذشتہ دو روز میں پہلی دفاعی دیوار کا قریباً تیس فٹ رقبہ دریا کی نذر ہو چکا ہے۔

محکمہ تعمیرات کے عملہ کی ایک کثیر تعداد قریباً ساڑھے تین سو قید یوں کی مدد سے امدادی بند کو مضبوط بنا رہی ہے امدادی بند حال ہی میں بڑے ہنگامی بند کی "پہلی دفاعی دیوار" کے عقب میں بنایا گیا تھا۔ مختلف قسم کی مشینری اور سامان تیار رکھا گیا ہے تاکہ اگر پہلی "دفاعی دیوار" ٹوٹ جائے تو امدادی بند" دریائے سندھ کی طوفانی موجوں کا مقابلہ کر سکے۔ نئے امدادی بند اور پہلی دفاعی دیوار کے درمیان دریا کا پانی بھر دیا گیا ہے اور بند کے بالائی حصہ پر گیلی مٹی کی تہ جمانے کے لئے بند پر پمپ لگا دئے گئے ہیں۔ آٹھ میل لمبے نئے بند پر پانی ڈالا جا رہا ہے تاکہ مٹی گیلی ہو کر جم جائے اور بند مضبوط ہو جائے اور جب دریا میں سیلاب آئے تو یہ سندھ کی خوفناک لہروں کا مقابلہ کر سکے

دریں اثنا ضلع سکھر میں چوکی و متعلقہ کی حالت کار فرما ہے تاکہ سیلاب سے پیدا ہونے والی کسی بھی ہنگامی صورت حال کا مقابلہ کیا جا سکے۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈپٹی کمشنر سکھر نے محکمہ صحت کے حکام کو ہدایت کی ہے کہ وہ کسی ہنگامی صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کی غرض سے ایمبولنس گاڑیاں اور ادویہ تیار رکھیں۔ سکھر سے بائیس میل ایک وائرلیس سٹیشن بھی قائم کر دیا گیا ہے۔ تاکہ اگر ٹیلیفون اور تار کا سلسلہ منقطع ہو جائے تو وائرلیس سے کام لیا جا سکے۔

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم میاں محمد الطاف خان صاحب انور کا نکاح عزیزہ منصورہ بیگم صاحبہ استانی بنت منشی محمد حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر مولوی محمد عمر صاحب بی اے مربی حیدر آباد ڈویژن نے بتاریخ ۲۵/۵/۶۱ بعد نماز مغرب بمقام احمدیہ لیکچر ہال میرپور خاص پڑھایا۔ بزرگان سلسلہ و قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار مولوی محمد شاہزادہ
[illegible]

کھال قربانی کی رقوم کے متعلق
ضروری اعلان

اگرچہ یہ امر پیشتر ازیں بھی عہدہ دارانِ جماعت کے علم میں لایا جا چکا ہے لیکن اب پھر جماعت کے سا تھ احباب اور عہدہ دارانِ جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کھال قربانی کی رقوم مقامی طور پر خرچ ہو سکتی ہیں اور مقامی جماعتیں اپنی مجلس عاملہ کے مشورہ کے ساتھ ان کو جہاں چاہیں خرچ کر سکتی ہیں۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ اس طریق سے رقوم خرچ کی جائیں ان کا باقاعدہ حساب رکھا جائے اور عند الضرورت اسے انسپکٹران بیت المال یا دوسرے ذمہ دار نمائندگان صدر انجمن احمدیہ کو دکھا دیا جائے۔ تاکہ پڑتال کی جا سکے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ایک مبارک تحریک
ماہنامہ "انصار اللہ" کے لئے کم از کم دو خریدار مہیا فرمائیے

ماہنامہ "انصار اللہ" ایک بلند پایہ تربیتی اور دینی رسالہ ہے جو محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی سرپرستی اور نگرانی میں شائع ہوتا ہے اس کے بیش بہا مضامین نفس کی تربیت کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت پسند کئے جاتے ہیں۔

یہ رسالہ اصل لاگت سے کم قیمت پر دیا جا رہا ہے جس سے غرض یہ ہے کہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کے خریدار بنیں اور اس سے مستفید ہوں۔ قارئین کرام سے گذارش ہے کہ وہ اس کی اشاعت کے نیک کام میں حصہ لیتے ہوئے اپنی پہلی فرصت میں اپنے (انصار اور خدام) دوستوں میں سے کم از کم دو دو اصحاب کو ماہنامہ "انصار اللہ" کے خریدار بنائیں۔ تاکہ ان کی طرح ان کے دوست بھی اس سے بہرہ ور ہو سکیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ سالانہ قیمت صرف پانچ روپے ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

چوہدری ظفر اللہ خانصاحب (آف بھلپور) کہاں ہیں

چوہدری ظفر اللہ خانصاحب ولد چوہدری صادق علی خان صاحب سکنہ بھلپور ضلع گجرات موصی (۳۶۳۷) کا پتہ مطلوب ہے اگر کسی صاحب کو ان کا علم ہو تو براہ مہربانی ان کے مکمل ایڈریس سے مطلع فرمائیں اور اگر یہ اعلان وہ خود پڑھیں تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ یہ صاحب اگست ۵۹ء میں لیبر منسٹری کراچی میں ملازم تھے۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے تایا میاں اللہ رکھا صاحب چک 119/ر ب روڈا تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور مورخہ 6/61 ۱۶ بروز جمعہ وفات پا گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔
احباب سے مرحوم کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے واسطے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد ابراہیم سارچوری مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

درخواست دعا۔ میرے لڑکے عزیز صفی الرحمٰن خان نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے نمایاں طور پر کامیابی عطا فرمائے۔

(عطاء اللہ خان از کوئٹہ)

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۲۰ جون ۱۹۶۱ء صفحہ ۳ پر "تحریک جدید کے میدان میں مرحوم بزرگوں کے خلا کو پُر کرنے کی نیک مثال کے نیچے "بشیر احمد طاہر قائد" کی بجائے "بشیر احمد طاہر نائب قائد" پڑھا جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

توسیع اشاعت "الفضل" کے لئے دورہ

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کو تربیتی اغراض بالخصوص توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں چکوال۔ دوالمیال جہلم۔ راولپنڈی۔ کیمبل پور۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ مردان اور پشاور وغیرہ کی جماعتوں میں بھجوایا جا رہا ہے عہدیداران جماعت اور دیگر احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے نمائندہ الفضل سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

درخواست دعا: چوہدری شاہ محمد صاحب شاہپوری نمبردار ساکن دھاروہالی چک ۲۳ ضلع شیخوپورہ کا نمبرداری کا کیس چل رہا ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا حقدار کی مدد فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور نمبردار صاحب کو خدمت خلق کی توفیق بخشے۔ آمین

خاکسار محمد اسماعیل دیالگڑھی